بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | یکم رمضان ۱۳۹۲ھ، ۱۰ اخاء ۱۳۵۱ہش، ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۹ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۹ اخاء ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اب پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کا اپریشن ۵ اکتوبر کو میو ہسپتال لاہور میں ہو گیا ہے ۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ لیکن کمزوری اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے حالت قابل فکر ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

روحانی، علمی اور دینی ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد

# خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام الاحمدیہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

## قرآنی انوار کے ہتھیاروں سے لیس ہو جاؤ ۔ تقویٰ کو اپنی ڈھال بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کرو

ربوہ ۔ ۹ اکتوبر ۔ پرسوں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب میں خدام احمدیت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے سپاہی بننا چاہتے ہو تو آج یہ عہد کرکے یہاں سے اٹھو کہ قرآن کریم کے حکم اور تنبیہہ کے مطابق کہ لو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ (جنگ کرنی ہے تو اس کے لئے تیاری بھی کرنی پڑتی ہے) تم عمل کرو گے۔ کیونکہ جس شخص نے سپاہی بننا ہوتا ہے، اس کیلئے اپنے اندر سپاہی کی صفات کو پیدا کرنا ضروری ہے۔

پھر یہ عہد محض زبانی نہ ہو بلکہ تمہیں عمل کرکے دکھانا پڑے گا۔ اس رستہ میں تکالیف بھی آئیں گی، مصائب کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ لیکن ان سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ بغیر امتحان لئے اور ابتلاؤں میں ڈالے کسی کو اپنی رضا کی جنتوں کا وارث نہیں بنایا کرتا۔ پھر جتنا بڑا کام ہوگا اتنا بڑا امتحان بھی ہوگا۔ اس روحانی جنگ میں حصہ لینے کے لئے تمہیں ظاہری ہتھیاروں کی ضرورت نہیں اور نہ یہ ہتھیار تمہارے پاس موجود ہیں۔ تمہاری تیاری یہ ہے کہ قرآن کریم کے ہتھیاروں سے لیس ہو جاؤ اور بداخلاقی سے بچنے کے لئے تقویٰ کو اپنی ڈھال بنالو۔

حضور کا یہ ولولہ انگیز خطاب کم و بیش دو گھنٹے جاری رہا جسے ملک کے طول و عرض سے آنے والے خدام نے نہایت توجہ اور گہرے انہماک سے سنا۔

حضور ایدہ اللہ گیارہ بجکر آٹھ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ خدام نے اللہ اکبر، خاتم الانبیاء زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد اور انسانیت زندہ باد کے پرجوش نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔

### تقسیم انعامات

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالسلام صاحب طاہر شاہد نے کی۔

اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کو امسال کارگذاری کے لحاظ سے اول آنے پر علم انعامی عطا کیا اور ربوہ اور قمر آباد (سندھ) کی مجالس کو علی الترتیب دوم اور سوم آنے پر سندات امتیاز عطا فرمائیں۔ اسی طرح حضور نے امسال کارگزاری کے لحاظ سے اول آنے والی قیادت، قیادت ضلع لاہور کو شیلڈ عطا فرمائی۔ اور قیادت ضلع سرگودھا اور قیادت ضلع تھرپارکر کو علی الترتیب دوم اور سوم آنے پر سندات امتیاز عطا کیں۔ اسی طرح حضور نے سالانہ اجتماع کے دوران مختلف کھیلوں میں امتیاز حاصل کرنے والی ٹیموں نیز گذشتہ اگست میں منعقد ہونے والی درس القرآن کلاس میں امتیاز حاصل کرنے والے اصحاب کو بھی انعامات سے نوازا۔

انعامات کی تقسیم کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

### سورۃ التین کی پُرمعارف تفسیر

اسکے بعد حضور نے اپنا مبارک خطاب شروع فرمایا اور سورہ تین کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس سورۃ میں چار انقلابات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے انقلاب کی علامت التین بیان کی گئی ہے۔ اور یہ انقلاب حضرت آدمؑ سے شروع ہوکر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ تک رہا۔ درمیان میں جو انبیاء کرام ہوئے۔ انہوں نے ایک طرف اس انقلاب کو کامیاب بنانے کیلئے کوشش کی اور دوسری طرف دوسرے انقلاب کیلئے لوگوں کو تیار کیا۔ اس انقلاب کے ذریعہ بنو آدم کو گنہ کا احساس دلایا گیا۔ ان کے ننگ یعنی گناہ کی طرف میلان کو ظاہر کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ تم اس ننگ کو ڈھانپو ورنہ تم گنہ گار ہو کر رہ جاؤ گے اور اس طرح اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکو گے۔

اس انقلاب میں تین باتیں خاص طور پر ممتاز نظر آتی ہیں (۱) شیطان کو یہ ڈھیل دی گئی کہ روحانی انقلاب کو ناکام بنانے کیلئے وہ جو بھی چاہے کرے۔ اس پر وہ گرفت نہیں آئی جو نوح کے زمانہ میں اس پر آئی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ میں اس پہلے انقلاب کو بغیر گرفت کے کامیاب کروں گا۔ (۲) حضرت آدمؑ پر جو ہدایت نازل ہوئی، وہ گو روحانی ترقیات کیلئے تھی لیکن اس میں معاشرہ انسانی پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔ (۳) مادی ضروریات کا اس انداز میں خیال رکھا جاتا تھا کہ آبادی کی تقسیم کے نتیجہ میں نفرت پیدا نہ ہو۔

### دوسرا انقلاب

دوسرا انقلاب جس کا اس سورہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوا۔ اس انقلاب کی علامت زیتون بیان کی گئی ہے۔ اس انقلاب میں جو چیز نمایاں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا نے شیطان سے کہا میں تمہیں ایک حد تک ڈھیل دے سکتا ہوں۔ لیکن اگر تو سمجھتا ہے کہ میرے بندوں کو میرے رستہ سے ہٹا دیگا اور انہیں ہلاک کر دیگا۔ تو میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ کہتے ہیں طوفان نوح کے دوران کشتی نوح کے پاس سے ایک فاختہ گذری جس کے منہ میں زیتون کی ٹہنی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فاختہ اور زیتون کی ٹہنی سے دو اندازے لگائے۔

۱۔ ان کے قریب ہی خشکی ہے جس پر وہ آباد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ فاختہ کی پرواز چند میل سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ۔ قائم مقام ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰؍ماہ اخاء ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# علمی و عملی ترقی کے تابندہ نمونے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر علم و عمل کی بے کراں وسعت اور اس کے تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو توجہ دلائی ہے کہ عقل و شعور اور غور و فکر کے ساتھ علم کے مختلف حصوں اور شعبوں پر عبور حاصل کر کے اس کی عملی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور بدلے ہوئے حالات کے مطابق لوگوں کی راہ نمائی کا فریضہ ادا کریں کہ یہی ان کا صحیح مقام ہے جس پر انہیں قائم ہو جانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ میرے دل میں ہر وقت ایک آگ سی لگی رہتی ہے کہ کس طرح میں آپ کو جھنجھوڑ کر اس مقام پر کھڑا کروں جس کے لئے آپ کو بنایا گیا ہے تاکہ آپ تدابیر اور دعاؤں کے ساتھ حقیقی علم و عرفان حاصل کر کے اپنے قلوب کو بھی منور کریں اور دُنیا کو بھی اس سے روشناس کرائیں۔

اگر ہم تاریخ اسلام پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے علم و عمل کی بے کراں وسعت کو خوب سمجھا تھا اور اسکے مطابق فکر و غور اور عقل و دانش کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر وقت اور حالات کے تقاضوں کے عین مطابق دنیا کی راہ نمائی کرنے کا فریضہ بخوبی ادا کیا تھا۔ یہی وہ نمونہ ہے جو ہر آن احمدی نوجوانوں کے سامنے رہنا چاہیئے۔

اسلام اپنے عروج کے زمانہ میں ہر قسم کے علوم و فنون کی آماجگاہ تھا اور مسلمان سب سے زیادہ دلدادگانِ علوم سمجھے جاتے تھے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیرت انگیز انفاس قدسیہ نے مسلمانوں کے دل و دماغ کو اس طرح روشن کر دیا تھا کہ جس ملک میں بھی وہ پہنچے علم دین کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم و فنون کی روشنی سے بھی اسے منور کر دیا۔ انہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے عرب کو بیدار کیا۔ عجم کو زندہ کیا، اندلس کو مرغزار بنایا اور بغداد میں علم و حکمت کے دریا بہا دیئے۔ اور یہ سب کچھ اس مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی کشش و جذب کا نتیجہ تھا جس نے اپنی اُمت کو تحصیل علم کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ یعنی علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جیسے دُور دراز ملک میں ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ پھر حضور نے فرمایا۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ یعنی ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرنے کی جد و جہد میں مصروف رہے۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک و سلم۔

مشہور فرنچ مستشرق پروفیسر سارٹو ابتدائی دور کے علم دوست مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ہمارے موجودہ تمدن کے ہر ایک شعبۂ عمل میں مسلمانوں کے اثرات صاف طور پر نمایاں ہیں۔ نویں صدی عیسوی سے پندرھویں صدی عیسوی تک اس عظیم الشان لٹریچر کی بنیاد پڑ چکی تھی جو بعد میں علوم و فنون کا منبع ثابت ہوا۔ قسم قسم کی پیداواریں اور بیش بہا ایجادات میں دماغ کی حیرت انگیز مناسبت نے اس زمانہ میں کیں۔ ان کا اثر مسیحی یورپ پر پڑا۔ دراصل ۔۔۔ اہل عرب نے ان تمام چیزوں میں ہماری راہ نمائی کی ہے۔ ایک طرف ازمنہ وسطیٰ کی تاریخ کے لئے ہم نے بے انداز مواد ان سے پایا۔ جو ان کے سفر ناموں اور سوانح عمریوں میں بکثرت موجود ہے۔ دوسری طرف ہم بے نظیر صنعت و حرفت، اصولِ انجینئری اور دیگر علوم و فنون میں انکے انکشافات کو معلوم کرتے ہیں۔"

(ہرمسورتھ ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

ایک دوسرا مشہور یورپی مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان تحقیق کے بعد یہ لکھنے پر مجبور ہوا کہ

"عربوں کا اثر مغرب کی سرزمین پر بھی اتنا ہی ہوا جتنا کہ مشرق میں۔ انہی کی بدولت یورپ نے تمدن حاصل کیا۔"

(تمدن یورپ مترجمہ ڈاکٹر علی بلگرامی ص۵۱۳)

یورپ پر اسلامی اثرات کی ابتدا صلیبی جنگوں کے زمانہ میں ہوئی جس کے نتیجہ میں اہل یورپ کو عربوں سے ملنے جلنے کا موقع ملا۔ چنانچہ ایک محقق لیبان لکھتا ہے:-

"یہ صلیبی جنگیں ہی تھیں جنہوں نے یورپ سے وحشیانہ اخلاق و اطوار کو دور کیا۔ اور وہ رجحان تمیز پیدا کر دیا ۔۔۔۔۔ جو بالآخر ایک دن یورپ کی نشأۃ ثانیہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (تمدنِ عرب ص۳۱۲)

"اسلامی تمدن کا بہت ہی زبردست اثر تمام دنیا پر ہوا۔ ۔۔۔۔ عربوں کے اخلاقی اثرات نے یورپ کی ان وحشی اقوام کو جنہوں نے رومیوں کی حکومت کو تہ و بالا کیا، انسان بنایا۔ ۔۔۔۔ چھ صدیوں تک یہی عرب ہمارے استاد اور ہمیں تہذیب و تمدن سکھانے والے رہے۔ ۔۔۔۔۔ عربوں کی معاشرت نے اور ان کی تقلید نے ہماری زبانوں اور عادات کو درست کیا۔ ہم ایسے اخلاق سیکھ گئے جو انسان میں اعلیٰ درجہ کی قدر و قیمت رکھتے ہیں۔"

(تمدنِ یورپ صفحہ ۵۲۴)

مندرجہ بالا حوالوں کو پڑھ کر ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے اسلاف اتنی ترقی کر سکتے تھے تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہمارے نوجوان اخلاص اور محبت کو اپنا شعار بنائیں۔ آج پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا سامان کیا جا رہا ہے۔ ہم بفضلہ تعالیٰ اس یقین پر قائم ہیں کہ مستقبل قریب میں پھر اسلام دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے دُنیا کی تمام اقوام و ادیان پر غالب آ کر رہیگا، انشاءاللہ۔ اس کیلئے احمدی نوجوانوں پر خاص طور پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ ایک طرف تو مذہب سے بیگانہ دنیا کو خدائے واحد کے آستانہ پر جھکانے اور اسے حقیقی اسلام سے روشناس کرانے کے لئے سرگرم عمل ہو جائے اور دوسری طرف اپنی ذہنی اور دماغی قوتوں میں بھی جلا پیدا کرے اور ہر علم اور ہر شعبہ میں محنت اور لگن کے ساتھ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح نمایاں اور ممتاز مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی ترقی کی جو عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے اس میں حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ ۔۔۔۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پیش نظر رکھتے جماعت احمدیہ کے افراد نے معرفت اور علم میں کمال حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس کا وعدہ بہرحال پورا ہو کر رہا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے لئے اور اس کی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ مقدر ہو چکا ہے کہ وہ نہ صرف رُوحانی علوم میں بلکہ دُنیوی علوم و فنون میں بھی سب سے آگے بڑھیں اور منفرد مقام حاصل کریں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اب بھی بہت سے احمدی نوجوان دُنیوی علوم کے مختلف شعبوں میں نمایاں اور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ لیکن ہمیں محض اپنے اسلاف کے کارناموں پر یا چند ایک نمایاں مقام رکھنے والی ہستیوں پر مطمئن اور خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان نوجوان بالعموم اور احمدی نوجوان بالخصوص اپنے اپنے شعبہ اور دائرہ کار میں آگے بڑھنے اور بڑھتے ہی چلے جانے کی کوشش کریں اور اپنے سعی و سفر کے ہر موڑ پر اسلام کے قابلِ فخر اسلاف اور اُن کے جلیل القدر علمی و ادبی کارناموں کو اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی کو ہر لحظہ اپنے سامنے رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# رمضان المبارک کے اہم مسائل

(محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ناظم افتاء ربوہ)

(۲)

## وہ اُمور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(الف): مسواک خشک یا تر، آنکھوں میں دوائی ڈالنے، خوشبو سونگھنے، بلغم حلق میں چلے جانے، گرد و غبار حلق میں پڑ جانے۔ سرمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے "دن کو لگانا مکروہ ہے"

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء)

(ب): پچھنے لگوانا، قے کرنا، معمولی اپریشن کروانا۔ کلوروفارم سونگھنا...... ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسند نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ان کے علاوہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، خوشبو لگانا، داڑھی اور سر میں تیل لگانا، بار بار نہانا، آئینہ دیکھنا، مالش کرانا، پیار سے بوسہ لینا، ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں۔ نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

## مزید وضاحت

**سوال**: کیا روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا، سرمہ لگانا جائز ہے؟ اسی طرح ٹنکچر یا چیچک کا ٹیکہ لگانے کا کیا حکم ہے۔

**جواب**: ٹوتھ پیسٹ اور سرمہ کا استعمال غیر پسندیدہ ہے۔ البتہ سادہ برش کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چیچک کا ٹیکہ بھی لگوایا جا سکتا ہے۔

**سوال**: کیا روزہ دار کے لئے ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے؟

**جواب**: جب اللہ تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزہ رکھے۔ تو ایسی کون سی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں۔ ٹیکہ لگوانے کی اسی لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ ایک شخص بیمار ہے یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے یا حکومت بیماری کے انسداد کے لئے ٹیکے لگوا رہی ہے ورنہ بعد میں موقع نہیں ملے گا تو ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی نگل لے تو اس کا روزہ باقی نہیں رہے گا۔

## روزہ رکھنے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لینا

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگوں کو اُسے یاد نہیں دلانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسے کھلا رہا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس میں روک ثابت ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذا اکل الصائم ناسیًا
او شرب ناسیًا فانما
ھو رزق ساقہ اللہ
الیہ ولا قضاء علیہ
ولا کفارۃ۔

یعنی کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اُسے دیا۔ نہ اس پر قضاء ہے نہ کفارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن کلی کی غرض سے منہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی۔ لیکن نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کفارہ ہے۔

## روزہ کھولنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ۔

روزہ طاق کھجور سے یا پانی سے کھولنا چاہیئے۔

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء)

## روزہ رکھنے کی عمر

کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حد ہے اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا نفاذ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔

## بچوں کو روزہ رکھوانا

میرے نزدیک اس سے پہلے بچوں سے روزے رکھوانا ان کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ان کیلئے ایسا ہوتا ہے جس میں وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس زمانہ میں کہ وہ طاقت اور قوت کے ذخیرہ کو جمع کر رہے ہوتے ہیں اس وقت ان کی طاقت کو دبانا اور بڑھنے نہ دینا ان کے لئے بہت مضر ہے......

۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رُعب ڈالتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کیلئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہیئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آ جائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اسی طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے۔

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

## روزہ نہ رکھنے والے

میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے تو آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی وجہ سے جائز نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے جو روزہ رکھے گا اسے ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہوگا اور آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور ضعف نہ ہو۔"

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

## جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ رکھ کر توڑ دے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کیلئے بھی اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کیلئے کافی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا۔ یا حضرت میں ہلاک ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ حضورؐ روزہ کی حالت میں میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا حضورؐ نہیں اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی سرزد کیوں ہوتی۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا آپؐ نے فرمایا اٹھا لے اور اسے مسکینوں کو کھلا دے۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضورؐ اس کی اس عرض پر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا۔

"جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو۔"

## بعض پرانی بیماریاں

بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کر لیتا ہے۔ مثلاً پرانی بیماریاں ہیں ان میں انسان سب کام کرتا رہتا ہے ایسا بیمار بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ یہ فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا اس ملازم کا سفر سفر شمار کیا جائیگا۔ جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے آپ نے فرمایا۔ اس کا سفر سفر نہیں گنا جا سکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا حصہ ہے۔ اسی طرح بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے تو جیسوں ہو بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں چند دن پیچش ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے۔ اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں بیشک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا اُن سے کچھ روزے رہ گئے اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ جتنے روزے اس نے کسی غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے۔ وہ انہیں بعد میں پورے کرے۔

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ پچھلے سال کے چھوٹے ہوئے روزے دوسرے سال نہیں رکھ سکتے۔ لیکن میرے نزدیک اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو لاعلمی معاف ہو سکتی ہے ہاں اگر اس نے دیدہ دانستہ روزہ نہیں رکھے تو پھر اس پر قضا نہیں جیسے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں لیکن اگر اس نے بھول کر روزے نہیں رکھے یا اجتہادی غلطی کی بناء پر اس نے روزے نہیں رکھے تو میرے نزدیک وہ دوبارہ رکھ سکتا ہے (الفضل ۱۲ اگست ...)

سوال۔ ایک دوست نے حضرت صاحب سے ذیابیطس کی بیماری میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تھا کہ رکھا جائے یا قضاء کیا جائے۔

جواب۔ فرمایا "بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابیطس کے لئے تو بہت مضر ہے۔

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

## نزلہ میں روزہ نہیں رکھنا اچھا ہے

"میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو۔ ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے۔ روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے پس بسا اوقات دوسری بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہوگا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء)

"جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے اگر اس کی حالت ہمیشہ رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ واجب نہ ہوگا اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے ہاں تقویٰ سے کام لیکر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیماری ہو۔"

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء)

## مرضعہ حاملہ اور بچہ روزہ نہ رکھے

قرآن میں بیمار اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز قرار دیا ہے۔ دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے۔ اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں جن کے اجسام ابھی نشوونما پا رہے ہیں خصوصاً وہ جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس کا کیا فائدہ ہے کہ ایک بار روزہ رکھ

لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ (الفضل جلد ۸ ... ۱۹۲۱ء)

مسافر اور بیمار کے لئے روزہ رکھنا ایسا ہی بیہودہ ہے جیسے حائضہ کے لئے روزہ رکھنا اور کون نہیں جانتا کہ حائضہ کا روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں بلکہ بیوقوفی اور جہالت ہے اور بعض تو شاید اس بات پر ناراض بھی ہو جائیں کہ دین کا استخفاف کیا جاتا ہے۔ بعینہٖ یہی حال بیمار اور مسافر کا ہے اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ اسی طرح بڈھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ پھر وہ بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں اور آئندہ ۵۰۔۶۰ سال کے لئے طاقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نہیں ہو سکتا مگر جس میں طاقت ہے اور جو رمضان کا مخاطب ہے وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو گناہ کا مرتکب ہے۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۳۳ء)

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عصر کے وقت جب افطاری میں بہت تھوڑا وقت باقی تھا مسافروں کے روزے افطار کرا دئے تھے ہاں نفلی روزہ مسافر بھی رکھ سکتا ہے۔ اور رمضان کا روزہ بھی اگر مسافر رکھے تو یہ اس کا نفلی روزہ سمجھا جائے گا مگر یہ حرکت پسندیدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو رخصت دی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(الفضل جلد ۱۴ ...)

## سفر اور روزہ

سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو۔ کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے وہ سفر نہیں سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے مگر روزہ سے سفر کرنے سے نہیں روکتی پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں روزہ میں سفر ہے۔ سفر میں روزہ نہیں۔ (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء)

سوال: بحالت سفر روزہ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

جواب:۔ سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے البتہ رمضان کے احترام میں بر سر عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں اسے انسان کی اپنی تمیز اور فوری فیصلہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

ایسے سفر میں جس میں انسان صبح نکل کر شام کو گھر واپس آ جائے رمضان کا روزہ رکھا جا سکتا ہے تاہم یہ امر مستحسن ہے ضروری نہیں۔ پس سفر میں روزے کی تین صورتیں ہوں گی۔

۱۔ اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلنا چلا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے کیونکہ ایسی صورت میں افطار ضروری ہے۔

۲۔ اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے یا صبح جا کر شام کو گھر واپس آ جانا ہے تو روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔

۳۔ اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے

سوال:۔ اگر کسی روزہ دار کو سفر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

جواب:۔ رمضان کے دنوں میں حتی الوسع سفر سے بچنا چاہیئے اور ضرورت کے وقت ہی سفر پہ جانا چاہیئے۔ کونسا سفر ضروری ہے اس کا فیصلہ خود سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے کوئی دوسرا اس کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا باقی سفر کوئی سا ہو۔ جب تک وہ جاری ہے۔ اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

سوال:۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی سرکاری ملازم کو فوری طور پر سفر کرنے کا حکم ظہر اور عصر کے درمیان یا دن کے کسی حصہ میں ملتا ہے تو کیا اسے روزہ توڑ دینا چاہیئے

جواب:۔ اگر کوئی خاص تکلیف یا حرج نہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ پورا کر سکتا ہے۔ (باقی)

---

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق

# ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً اڑھائی سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔

۱۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور انور کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق افراد غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح (ہر کمانے والے کے لئے) ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔

قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین۔

نوٹ: ربوہ کے حلقہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۲ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کرائیں اور باقی رقم اپنے حلقہ کے غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

# سالانہ اجتماع مجلس مقامی ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ مقامی اجتماع مورخہ ۲۸ ستمبر بروز جمعرات بمقام مسجد اقصیٰ میں شروع ہوا۔ اجتماع کا افتتاح مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے فرمایا۔ افتتاح کے وقت ساڑھے پانچ صد خدام موجود تھے۔

**اجتماع کا افتتاح**

اجتماع کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد صدر خدام نے عہد دہرایا اور افتتاحی خطاب فرمایا۔ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر تک ربوہ کے پانچ بلاکس کے درمیان ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ لیکن فائنل مقابلے مورخہ ۲۸/۹/۷۲ کو صبح ۱/۲ ۸ بجے تا ۱۰ بجے تک ہوئے۔

**علمی مقابلہ جات**

مورخہ ۲۱ ستمبر کو صبح ۱/۲ ۸ تا ۱۰ بجے تک حفظ نظم۔ حفظ قرآن۔ پیغام رسانی اور اذان کے مقابلہ جات اور ۱۰ بجے تا ۱۲:۳۰ مطالعہ حدیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ نظم خوانی کے مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے بارہ تا ۲ بجے تک وقفہ برائے نماز ظہر و عصر تھا۔ تمام خدام کے دوپہر کے کھانے کا انتظام مجلس ربوہ کی طرف سے کیا گیا تھا چنانچہ ساڑھے پانچ صد خدام نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کھانے کے معاً بعد مسجد اقصیٰ میں ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کی گئی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد منعقد ہونے والے اجلاس میں تلاوت نظم کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ نے خدام سے تبلیغ و عمل کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنی قیمتی نصائح اور اجتماع مرکزیہ کے متعلق ہدایات سے نوازا۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی ۵ بجے شام شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ورزشی، علمی، تقریری مقابلہ جات میں اول، دوم آنے والے خدام میں انعامات و اسناد تقسیم فرمائیں۔ اس طرح مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ کے اراکین اور مجالس ربوہ کے نمایاں کام کرنے والے خدام میں بھی انعامات اور اسناد تقسیم کیں۔ انعامات کی تقسیم کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام سے نہایت موثر انداز میں خطاب فرمایا جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی جس پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(معتمد مقامی)

# تقریب رخصتانہ

۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر محترمہ امۃ الکریم نصرت ایم اے (سال آخر) بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم اور درثمین سے منتخب دعائیہ اشعار کے بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔ عزیزہ کا نکاح گزشتہ سال برادرم چوہدری مبشر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی ابن صوبیدار مظفر خان صاحب مرحوم کے ساتھ قرار پایا تھا۔

اس تقریب میں بزرگان سلسلہ، صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور تحریک جدید کے وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ (آمین)

# توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو علاوہ دیگر حلقہ جات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے

سانگلہ ہل۔ وزیر آباد۔ گجرات۔ کھاریاں۔ جہلم۔ منگلا ڈیم۔ نیو میرپور۔ گوجر خان۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ واہ کینٹ۔ کیمبل پور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ مردان۔ شہر پشاور۔ کوہاٹ۔ داؤد خیل۔ میانوالی۔ چشمہ بیراج۔ جوہر آباد۔ خوشاب۔ سرگودھا۔ بھلوال۔ کوٹ مومن۔ بھیرہ۔ منڈی بہاؤالدین۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت اخبار الفضل کے علاوہ تربیت و اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان، دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ توسیع الفضل سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

# مکرم ملک عبد القدیر صاحب گنج مغلپورہ لاہور کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم مکرم ملک عبد القدیر صاحب ساکن گنج مغلپورہ لاہور مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب ساڑھے نو بجے میو ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ایک عرصے سے ہسپتال میں زیر علاج تھے ڈاکٹروں نے معدے کا کینسر تشخیص کیا تھا۔ مرحوم نیک مخلص احمدی تھے۔ نماز جنازہ بعد نماز مغرب مکرم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے پڑھائی۔ جنازہ میں جماعت احمدیہ مغلپورہ کے علاوہ لاہور شہر اور بیرون از لاہور کے متعدد افراد شریک ہوئے۔ مرحوم مکرم بابو عبد الکریم صاحب آف مغلپورہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ انجمن آراء بیگم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر سابق نائب ایڈیٹر "الفضل" کی صاحبزادی اور اولین دور کے صحابی حضرت حافظ نور محمد رضی اللہ عنہ آف فیض اللہ چک کی پوتی ہیں۔ مرحوم کے چھ بچے اور تین بچیاں ہیں۔ بڑا لڑکا عزیزم طاہر محمود ملک برسر روزگار ہے۔ دیگر بچے کم عمر ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(زرتشت منیر احمد خاں بزنس سیکرٹری انٹرنیشنل ایئر لائنز ورکشاپ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فوجی بھرتی

مورخہ ۱۱-۱۰-۷۲ بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں کے ساتھ ہمراہ لائیں۔ [illegible]

قد پانچ فٹ ۴ انچ چھاتی ۳۲ انچ۔ وزن ۱۰۷ پونڈ تعلیم پانچ جماعت عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

**درخواست دعا** میرے خسر محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ کی آنکھ کا اپریشن یکم اکتوبر کو ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب بنا کر نظر بحال کرے۔ آمین۔ (معین الدین وائلیمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام الاحمدیہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

۲۔ یہ کہ اس خشکی پر زیتون موجود ہے جو بہت عمدہ غذا ہے۔

یہ انقلاب انسانی ذہن اور قویٰ کو ایک درجہ اور آگے لے گیا۔ اور اس نے لوگوں کو تیسرے انقلاب کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا اس دوسرے انقلاب کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک ممتد رہا درمیان میں بہت سے انبیاء آئے جن کی بعثت کی دو اغراض تھیں۔

۱۔ یہ کہ اس انقلاب کو کامیاب بنانے کے لئے جدوجہد کریں۔ ۲۔ اور تیسرے انقلاب کو قبول کرنے کے لئے انسانی ذہن کو تیار کریں۔ اس انقلاب کے بعد انسان کی آبادی جو ایک جگہ اکٹھی تھی اس میں انتشار اور وسعت پیدا ہو گئی

## تیسرا انقلاب

تیسرا انقلاب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا ہوا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک رہا۔ اس روحانی انقلاب کی علامت سورۃ التین میں البلد الامین یعنی خانہ کعبہ بیان کی گئی ہے۔ اس انقلاب میں بعض چیزیں نمایاں نظر آتی ہیں ۱۔ دشمنان دین کے مقابلہ میں زیادہ طاقت نظر آتی ہے (۲) حضرت نوح علیہ السلام کے انقلاب کے زمانہ میں جو گنتی کے لوگ منتشر ہو گئے تھے وہ اس زمانہ تک قوموں کی شکل اختیار کر گئے اور صرف قوم ہی نہیں بنے بلکہ ان میں سے نیشنلزم کا رنگ نمایاں ہو گیا (۳) حضرت نوح کے زمانہ میں جو ایک قوم تھی وہ اب کئی ایک مخالفت کرنے والی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والی اور ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے والی قوموں کے رنگ میں آ گئی

## چوتھا انقلاب

چوتھا انقلاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بپا ہوا۔ اور یہی وہ انقلاب ہے جس کیلئے تیار کرنے کے لئے پہلے تینوں انقلاب آئے۔ یہ عظیم انقلاب مادی دنیا میں بھی آیا اور روحانی دنیا میں بھی آیا۔ کیونکہ اس میں مادی دنیا اور روحانی دنیا کو اس طرح سمو دیا گیا ہے۔ ان میں ایسا امتزاج پیدا کر دیا گیا ہے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة کی تفسیر انسان کو نظر آتی ہے اور اس انقلاب کا عظیم مقصد یہ تھا کہ دنیا توحید سے اس طرح بھر جائے جیسے سمندر پانیوں سے بھرا ہوا ہے۔

ان چاروں انقلابات کا سورہ فاتحہ میں بیان کردہ چار الٰہی صفات یعنی ربوبیت رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت یوم الدین سے گہرا تعلق ہے۔

## موجودہ مادی انقلابات

حضور نے موجودہ دنیوی اور مادی تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا سرمایہ داری اشتراکیت اور سوشلزم (چین) کے تینوں انقلابات بھی لوگوں کو اس عظیم انقلاب کے لئے تیار کرنے کے لئے آئے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بپا ہوا۔ سرمایہ داری کے دور میں ریلیں جاری ہوئیں ہوائی جہاز اور سمندری جہاز بنائے گئے "تار" اور ٹیلیفون کی ایجادات ہوئیں۔ صنعتی انقلاب بپا ہوا۔ مطبع ایجاد ہوا۔ اور یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن کی اسلامی انقلاب کے لئے ضرورت تھی۔ اشتراکیت کے نظام نے جہاں مذہب پر حملہ کیا اور خدا کا انکار کیا وہاں اس نے اسلام کی مخالف مستشرقین کی فوج کو بھی تہس نہس کر دیا سوشلزم کا انقلاب اشتراکی انقلاب سے بڑا مختلف ہے اس انقلاب کے بپا کرنے والوں نے خدا کا اقرار تو نہ کیا لیکن

لا اکراہ فی الدین

کی تعلیم پر عمل کر دکھایا۔ کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ چین میں رہنے والے اپنے عقائد آزادی سے رکھ سکیں گے اور ان پر عمل بھی کر سکیں گے۔ گویا جسمانی ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی چاروں بنیادی صفات میں سے پہلی دو صفات کو اشتراکیت نے پہچانا اور ان پر اتنا زور دیا کہ مغرب کہنے لگا کہ بعض میدانوں میں روس ان سے آگے نکل گیا ہے۔ سوشلزم ایک درجہ اور آگے بڑھی اس نے کہا کہ اخلاق کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے گویا سوشلزم کا انقلاب انسانی ذہن کو ایک درجہ اور آگے لے آیا۔ غرض یہ تینوں انقلاب ایک طرح سے اسلامی انقلاب کے ممد معاون ہیں

## اسلامی جنگ کے ہتھیار

حضور نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا جیسا کہ میں نے بتایا ہے لوگوں کو عظیم انقلاب یعنی اسلامی انقلاب کے قریب تر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین انقلاب بپا کئے۔ یہ تینوں انقلاب انسانی ذہن کو اس حد تک لے آئے ہیں جہاں سے روحانی بادشاہت نے دنیا کو اپنے حلقہ میں لے لینا تھا۔ اس لئے تمہارے سامنے جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کا ایسا سپاہی بنیں جو اسلام کی جارحانہ جنگ لڑ سکے اور اس کے لئے جو ہتھیار ہمیں دیئے گئے وہ مادی نہیں بلکہ روحانی ہیں۔ اور وہ ہتھیار قرآنی ہدایت اور قرآنی انوار ہیں۔ قرآن کریم پر غور و فکر کر کے اور اس کی ہدایات سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھنا تمہارا کام ہے۔ تم فکر سے کام لو اور فکری اتحاد پیدا کرو اور صحیح نتائج دعاؤں اور کوشش سے حاصل کرو۔ پھر زندگی کی تجربہ گاہ میں عملاً تجربہ کرو تا علیٰ وجہ البصیرت اسلامی مساوات کے پیغام کو دنیا تک پہنچا سکو۔ تم آرام سے سو نہیں سکتے کیونکہ اس کام کے لئے مہینوں کی نہیں سالوں کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کو ڈھال بناؤ کیونکہ اس روحانی فوج کو جس کا آپ نے سپاہی بننا ہے دشمن سے حفاظت کے لئے تقویٰ کی ڈھال دی گئی ہے اگر تم تکبر اور خود نمائی سے کام لوگے تو یہ ڈھال تمہارے کام نہیں آئے گی۔ پس تم تقوےٰ کی ڈھال کو پاس رکھو اسلامی تعلیم سے ہتھیار بند ہو جاؤ۔ اور ساری دنیا پر غلبہ کرنے کی طاقت پیدا کرو۔ اگر تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کا سپاہی بننا ہے تو آج یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھو کہ قرآن کریم کے حکم اور تنبیہ کے مطابق (ولو ارادوا الخروج لاعدوا له عدة "جنگ کرنی ہے تو اس کے لئے تیاری بھی کرنی پڑتی ہے) تم عمل کرو گے۔ کیونکہ ہر شخص نے سپاہی بننا ہوتا ہے۔ اس کے لئے سپاہی کی صفات کو پیدا کرنا ضروری ہے۔ پھر یہ عہد محض زبانی نہ ہو بلکہ تمہیں عمل کر کے دکھانا پڑے گا اس رستہ میں تکالیف بھی آئیں گی مصائب کا سامنا بھی کرنا پڑے گا لیکن ان سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بغیر امتحان لئے اور ابتلاؤں میں ڈالے اپنی رضا کی جنت کا وارث نہیں بنایا کرتا۔ پھر جتنا بڑا کام ہوگا اتنا ہی بڑا امتحان بھی ہوگا۔ اس روحانی جنگ میں حصہ لینے کے لئے تمہیں ظاہری ہتھیاروں کی ضرورت نہیں۔ اور نہ یہ ہتھیار تمہارے پاس موجود ہیں۔ تمہاری تیاری یہ ہے کہ قرآن کریم کے ہتھیار سے لیس ہو جاؤ۔ اور بد اخلاقی سے بچنے کے لئے تقویٰ کو اپنی ڈھال بنالو۔ پھر خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کرو۔ کیونکہ تم نے اسلام کا جھنڈا گھر گھر قریہ قریہ شہر شہر ملک ملک میں گاڑنا ہے۔ تم خدا تعالیٰ سے ایسی محبت اور تعلق پیدا کرو کہ وہ خود بلا کر تمہیں اسلام کا جھنڈا دے دے۔ تا ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو۔ تا ہماری یہ خواہش پوری ہو جائے کہ ہماری زندگی میں اسلام کو غلبہ نصیب ہو اور تا دوسری قوموں کو یہ پتہ لگ جائے کہ وہ غلطی پر ہیں اور وہ تمہارے پاس آئیں اور تمہارے نمونہ کو دیکھ کر صداقت قبول کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

میری دعا ہے اور ہمیشہ رہے گی اور تمہاری بھی دعا ہے اور ہمیشہ ہی رہے گی کہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور لمبی اور پرسوز دعا کروائی جس کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

---

# فدیہ رمضان

اور

# نظارت خدمت درویشاں

رمضان کا مبارک مہینہ انشاء اللہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء سے شروع ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ایک مرتبہ پھر ارشاد الٰہی کے تحت روزہ رکھ کر اس مہینہ کی برکتیں حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوگی اور وہ جد و جہد کریں گے کہ وہ اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کر لیں۔

جو احباب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے قرآن پاک کا یہ حکم ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کریں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے نوازا ہوا ہے تو ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں۔ اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں تو وہ ارشاد خداوندی کے تحت

فمن تطوع خیرا فھو خیر له

کے مطابق مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں تو وہ ناظر خدمت درویشاں کے نام بھجوا دیں تاکہ نظارت مستحقین کو بروقت دے سکے۔

(نظارت خدمت درویشاں)

---

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵